Name: Quraish Khan
Batch 328.

Islamiat.

(1) اسلام میں عقیدہ آخرت:

تعارف:

اسلام میں آخرت انتہائی اہمیت کا حامل ہے۔ یہ اسلام کے بنیادی عقائد میں سے ایک ہے۔ اس سے مراد بعد میں آنے والی زندگی۔ جو موت کے بعد سے شروع ہوتی ہے۔ اسکے انسان کے انفرادی اور اجتماعی زندگی پر اثرات مرتب ہوتے ہیں۔

اسلام میں عقیدہ آخرت:

اسلام میں عقیدہ آخرت سے مراد وہ زندگی ہے جو موت کے بعد شروع ہوتی ہے۔ یہ زندگی موت سے لیکر جنت جہنم میں جانے تک کے سفر کو کہتے ہیں۔ اسلامی تعلیمات کے مطابق یہ زندگی کئی مرحلوں پر مشتمل ہوتی ہے۔ قبر، حشر، پل صراط، جنت اور جہنم۔

قرآن مجید میں ارشاد ہے کہ وہ لوگ اچھے کام کرتے ہیں اور برے کاموں سے بچتے ہیں جو آخرت پر یقین رکھتے۔

قرآن مجید میں یہ بھی ارشاد فرمایا گیا ہے کہ جو ذرہ برابر نیکی کریگا اسکو اجر ملیگا اور جو ذرہ برابر برائی کریگا اسکو اسکا سزا ملیگا۔

عقیدہ آخرت کے انفرادی زندگی پر اثرات

(1) جوابدہی کا تصور:

عقیدہ آخرت انسان میں جوابدہی کا تصور پیدا کرتا ہے۔ کیونکہ وہ اس

بات پر یقین کرتا ہے کہ قیامت کے دن اس سے اسکے ہر چھوٹے اور بڑے عمل کی پوچھ گچھ ہوگی، اسلئے وہ نیکی کی طرف راغب ہوتے ہیں اور برائی کے کاموں سے خود کو روکتے۔

(2) امید پیدا ہونا

عقیدہ آخرت انسان میں امید پیدا کرتی ہے کہ اسکے اچھے کئے ہوئے اعمال کا صلہ اسکو ایک دن ضرور ملیگا۔ قرآن میں ارشاد ہے جو ذرا برابر نیکی کریگا اسکو اسکا اجر ملیگا اور جو ذرا برابر برائی کریگا اسکو اسکا سزا مل جائیگا۔

(3) خوف خدا:

عقیدہ آخرت انسان میں خوف خدا پیدا کرتا ہے۔ کیونکہ اسکو یقین ہوتا ہے کہ اگر وہ خدا کو ناراض کریگا اسکو اسکا انجام ملیگا۔ اسلئے یہ عقیدہ انسان میں اللہ کا خوف پیدا کرتا ہے جس کی وجہ سے وہ نیک کام کرنے میں مشغول ہو جاتا ہے

(4) احساس ذمہ داری:

عقیدہ آخرت انسان میں احساس ذمہ داری کا جذبہ پیدا کرتا ہے۔ قرآن کا بیان ہے تم میں سے ہر ایک نگہبان ہو اور ہر ایک سے اسکی امانت کے بارے میں پوچھا جائیگا۔

عقیدہ آخرت کے اجتماعی اثرات

(۱) قربانی کا جذبہ:

عقیدہ آخرت انسان کے معاشرتی زندگی میں قربانی کا جذبہ پیدا کرتا۔ وہ اللہ کی رضا کے لیے ہر قسم کی قربانی دینے کے لیے تیار ہوتا ہے۔ چاہے وہ جسمانی ہوں، مالی ہو، یا سماجی ہوں۔ اسکی مثال قرآن اور حدیث دونوں میں موجود ہے۔ جیسا کہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا اور اللہ نے اسکے میں وہ چیزیں خرچ کریں جو تم کو سب سے زیادہ محبوب ہوں۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہ نے آخرت کی زندگی کے لیے ہر قسم کی قربانی دی ہے۔ حضرت ابوبکر، عمر، عثمان اور علی رضی اللہ عنہ کی قربانیاں کسی سے بھی پوشیدہ نہیں ہے۔

(۱) جوابدہی کا تصور:

عقیدہ آخرت حکمرانوں میں جوابدہی کا تصور پیدا کرتی ہے۔ اسلام میں حکمرانی صرف امانت کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ قرآن المجید میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔ "انصاف قائم کرو"، اسلام کی یہ خوبی حکمران کو جوابدہ بنا دیتا ہے

(۲) ہمدردی:

عقیدہ آخرت انسانوں میں ہمدردی کا جذبہ پیدا کرتا ہے وہ جانتا ہے کہ کمزوروں کی مدد کرنا ایک اخلاقی فرض ہے جس سے معاشرہ میں امن اور بھائی چارہ

CamScanner

قائم ہوتا ہے اور آخرت میں اسکا اجر ملتا ہے

(3) عاجزی اور شکر گزاری:

عقیدہ آخرت کی تلقین رکھنے سے انسان میں عاجزی اور شکر گزاری کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ انسان ہر حالت میں اللہ تعالیٰ کے سامنے عاجزی سے پیش آتے۔ اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہیں۔ قرآن میں ارشاد ہے کہ اگر تم شکر ادا کرو گے۔ تو اللہ تعالیٰ تمہارے لئے اور زیادہ نعمتیں فراہم کریگا۔

(4) صبر وقناعت:

عقیدہ آخرت انسان میں صبر اور قناعت کا جذبہ پیدا کر دیتا ہے۔ تو وہ ہر مشکل حالت میں صبر کرتا ہے اسے اللہ تعالیٰ پر امید ہوتی ہے کہ ایک دن اللہ تعالیٰ اسکا اجر ضرور دیگا۔

(5) باہمی تعاون:

عقیدہ آخرت باہمی تعاون کو فروغ دیتا ہے معاشرے میں لوگ ایک دوسرے کی مدد کرتے ہیں۔ غریب کی ہر حالت میں مدد کرتے ہیں جسکا مثال صحابہ کرام کی زندگی سے ملتا ہے۔ جنگ کے دوران صحابہ کرام نے پانی کو پینے سے اسلئے منع کیا کہ انکا بھائی اس سے زیادہ مستحق ہے

خلاصہ کلام:

خلاصہ کلام یہ ہے کہ عقیدہ آخرت انسان میں جذبہ قربانی، امید، مال خرچ کرنا اور مطمئن ذہ لوگوں کی سود میں اہم کردار ادا کرتا ہے اسکے انسان کے انفرادی اور اجتماعی زندگی پر اثر واضح ہوتے ہیں۔

سوال نمبر 6

گڈ گورننس:

تعارف:

گورننس سے مراد کسی معاشرے کو اصول کے تحت چلانا ہو تاکہ وہاں کے ذرائع امور کو اچھے طریقے سے استعمال کرتے ہوئے لوگوں کی زندگیوں کو بہتر بنانا. اسلام میں گڈ گورننس کا تصور پایا جاتا ہے۔ اسلام نے ریاست کو چلانے کے لئے اصول واضح کئے ہے جو کہ مثالی ہے۔ اور موجودہ ریاست ان سے فائدہ اٹھا کر بہتر ہو سکتے ہیں

اسلامی گورننس کی خصوصیات اور جدید ریاستوں کا ان سے استفادہ

(۱) شفافیت

اسلامی گورننس کی ایک اہم خصوصیت شفافیت ہے۔ اس سے مراد یہ ہے کہ اسلام میں کسی قسم سفارش وغیرہ کا تصور نہیں ہے۔ حضورؐ نے فرمایا اگر میری بیٹی فاطمہ بھی چوری کرے تو اسکا ہاتھ

کاٹ لی جائینگی۔ اس سے اس بات کا پتہ چلتا ہے کہ اسلام کسی بھی قسم کی اقربا پروری کو برداشت نہیں کرتی۔

(2) دوسرا جوابدہی کا تصور

اسلام کی اہم خصوصیت یہ بھی ہے کہ اس میں حکمران نہ صرف اللہ کو جوابدہ ہوتا ہے بلکہ وہ اپنے عوام کو بھی جوابدہ ہوتا ہے۔ قرآن میں ارشاد ہے تم میں سے ہر ایک رعایا ہے اور ہر ایک سے اسکی رعایا کے بارے میں پوچھا جائیگا۔

حضرت ابو بکر صدیقؓ نے صحابہ کرام کو فرمایا کہ تم میری اطاعت اس ~~[illegible]~~ وقت تک کرو جب تک میں قرآن اور حدیث کے مطابق تم پر حکومت کرونگا ورنہ آپ پر میری اطاعت لازم نہیں ہے۔

حضرت عمرؓ ایک دن خطبہ دے رہا تھا تو ایک غلام کھڑا ہوا اور بولا عمرؓ آپ خطبہ نہیں دے سکتے کیونکہ جو چادر مال غنیمت میں آئے تھے وہ سب کو ایک ایک ملی تھی۔ ایک چادر سے تو آپ کا کرتہ پورا نہیں ہوتا۔ آپ نے خواہ مخواہ مال سے ایک کرتا زیادہ لیا ہوا ہے تو عمرؓ نے کہا اسکا جواب میرا بیٹا دیگا۔ اسکے بعد اس نے خطبہ جاری رکھا۔

(3) قانون کی حکمرانی

قانون کی حکمرانی سے مراد یہ ہے کہ قانون کی نظر میں سب برابر ہے۔ کسی عربی کو عجمی اور عجمی کو عربی پر کوئی فضیلت حاصل نہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمام

لوگ ایک آدم اور حوا سے پیدا ہوئے ہیں تمھارے
قومیں اور قبیلے اس لئے بنائے ہیں تاکہ تم ایک دوسرے
کو پہچان سکو گے۔

مزید یہ کہ حضورؐ نے فرمایا کہ اگر میری
بیٹی فاطمہؓ بھی اگر چوری کرے تو اس کا
ہاتھ کاٹ دیا جائیگا۔

(4) عدل اور انصاف کا قیام:

اسلام نظام کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے
کہ یہ انصاف کو قائم کرتے ہیں۔ قرآن
میں ارشاد ہے
انصاف قائم کرو۔
ایک دوسری جگہ ارشاد ہے۔ کہ جب ہم ان کو زمین
میں حکمرانی دیتے ہیں تو یہ زمین پر انصاف قائم
کرتے ہیں۔

حضرت محمدؐ کا قول ہے کہ ایک قوم ظلم پر برقرار
رہ سکتی ہے لیکن ناانصافی پر نہیں رہ سکتی

(5) فلاحی نظام:

اسلام ریاست کی ایک اہم خصوصیت
یہ ہے کہ یہ فلاحی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ
لیتے ہیں۔ یہ ہسپتال وغیرہ بناتے ہیں۔ غریبوں
بے کسوں اور بیماروں کی مدد کرتے ہیں
راستے بناتے ہیں، پانی کا نظام برابر کرتے ہیں
جس کی وجہ سے معاشرہ خوشحال ہو جاتا ہے
اسکی مثال حضورؐ کی زندگی سے ملتی ہے

ایک دفعہ مدینہ میں پینے کا پانی کم پڑ گیا
تو حضرت عثمان غنیؓ نے پانی کا کنواں خرید

خرید کر مسلمانوں کے لیے وقف کر دیا۔ ان تمام خصوصیات کو آج کل کے نظام اپنانے ہیں تاکہ بہتر سے بہتر سہولیات اپنے شہریوں کو فراہم کرے۔

(5) صدقات و زکوٰۃ:

اسلام میں گورننس کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ یہ امیر لوگوں سے صدقات اور خیرات جمع کرتے ہیں اور ان کو غریبوں اور مستحقین میں تقسیم کرتے۔ معاشرے میں برابری کا تصور پیدا کرتے ہیں۔ زکوٰۃ وغیرہ کے ذریعے سے معاشرے میں دولت کی تقسیم معرض وجود میں آتے ہیں جس کی وجہ غریب اور امیر کے درمیان فرق ختم ہو جاتا ہے

(6) معاشی مساوات:

اسلام کی ایک اہم خصوصیت یہ بھی ہے کہ یہ معاشی مساوات کو یقینی بناتی ہے۔ اسلام دولت کا چند ہاتھوں میں جمع کرنے کی ممانعت کرتا ہے۔ جبکہ زکوٰۃ اور صدقات کے ذریعے سے معاشرہ میں دولت کی گردش کو یقینی بناتی ہے۔

(7) مشاورتی گورننس:

اسلام کی ایک اہم خصوصیت یہ ہے کہ یہ تمام معاملات آپس میں اتفاق رائے سے کرتے ہیں۔ قرآن میں بھی ارشاد ہے

اور آپس میں مشورہ کرو۔

حضور ﷺ نے بھی فرمایا کہ آپس میں مشورہ کرو، کیونکہ مشورہ میں برکت ہوتی ہے

آجکل تمام دنیا تقریباً مسائل باہمی مشورے کے ذریعے سے حل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ عوام کی رائے لینا بہت ضروری ہے۔ کیونکہ کوئی بھی عمل اگر

نہیں پائے گا۔ (بخاری)

عوام کو متاثر کرتے ہیں تو اس کی مشاورت فوری ہو جاتی

(7) معاشی انصاف:

اسلامی گورننس کا ایک اہم اصول معاشی انصاف ہے۔ قرآن میں ارشاد ہے:
اور ناپ تول کے وقت پورا لو اور برابر ترازو سے تولو۔
حضورؐ نے فرمایا:
بیچنے والے اور خریدار کو اس وقت تک مال رکھنے یا واپس کرنے کا حق حاصل ہے جب تک وہ جدا نہ ہو جائے۔

(9) اقلیت کے حقوق کا تحفظ:

اسلام نہ صرف مسلمانوں کے حقوق کا تحفظ کرتے ہیں بلکہ غیر مسلموں کے حقوق کا تحفظ بھی یقینی بناتا ہے۔

قرآن میں ارشاد ہے اور کسی قوم کی نفرت آپ کو انصاف کرنے سے نہ روکے۔

حضورؐ نے فرمایا جس نے کسی ایسے شخص کا قتل کیا ہے جس کا مسلمان کے ساتھ صلح ہوں وہ جنت کی خوشبو نہیں پائے گا۔ (بخاری)

(10) خلاصہ:

اسلام میں گورننس کا دینا ایک منفرد نظام ہے جو اسے دنیا کے تمام اور نظام سے منفرد کر دیتا ہے۔ اسلام نے ہر شعبے کے حوالے سے انسان کی رہنمائی کی ہے۔ جیسا کہ قرآن اور حدیث سے معلوم ہوتا۔ اسلام کا نظام گورننس کو اپنانے ہوئے ہر معاشرہ ترقی کی طرف گامزن ہو سکتا ہے۔

سوال ۲

اسلام میں خواتین کے حقوق

تعارف:

بنیادی انسانی حقوق ہر کسی کا حق ہے۔ اسلام نے عورتوں کو وہ تمام حقوق دیے ہیں جو آج مغرب میں موجود نہیں۔ اسلام نے عورت کو ہر طرح سے محفوظ بنا دی ہے۔ اور وہ تمام حقوق دیے ہیں جو مرد کو دیے ہیں ان تمام حقوق کا جائزہ ہم بعد درج ذیل ہے

(۱) جنسی برابری

اسلام نے مرد اور عورت کو ایک جنس سے پیدا فرمایا ہے۔ قرآن میں ارشاد ہے۔

تمام مرد اور عورت آدم کی اولاد ہے۔

(۲) زندگی کا حق:

زندگی گزارنے کا حق ہر انسان کو حاصل ہے۔ اسلام نے عورت کو اپنی زندگی گزارنے کا حق دیا ہے۔ اور ہر حالت میں اسکا تحفظ کو یقینی بنایا ہے۔

(۳) تعلیم کا حق:

تعلیم ہر انسان کا بنیادی حق ہے۔ اسلام نے عورتوں کی تعلیم پر کسی قسم کی پابندی نہیں لگائی ہے۔ حضور ﷺ کا ارشاد ہے:

علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے۔

اس سے اس بات کا پتہ چلتا ہے کہ علم حاصل کرنے میں کوئی پابندی نہیں ہے۔ یہ تعلیم بغیر کسی جنسی تفریق کے ہر کسی کا حق ہے

جائیداد رکھنے کا حق:

اسلام نے عورتوں کو اپنا ذاتی جائیداد رکھنے کا حق بھی دیا ہے۔ کوئی بھی عورت اپنا کاروبار کر سکتی ہے اسلام نے عورتوں کو کاروبار کرنے سے منع نہیں فرمایا ہے

شادی بیاہ کا حق:

اسلام نے عورت کو شادی بیاہ کا حق دیا ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا کنواری لڑکی کی شادی اس وقت تک نہ کرو جب تک اسکی رضامندی شامل نہ ہو۔ اسلام نے یہ حق ہر عورت کے پاس ہے کہ وہ اپنی مرضی سے اپنے ہمسفر کا انتخاب کریں

وراثت میں حق:

اسلام نے عورتوں کو نہ صرف سماجی حقوق دیے ہیں بلکہ عورت کو وراثت رکھنے کا بھی حق دیا ہے۔ وہ اپنے والد کے جائیداد میں بھی حق لے سکتی۔ دو بہنوں کا ایک بھائی کے حق کے برابر کا حصہ بھی ہے۔ نہ صرف اپنے والد بلکہ وہ اپنے شوہر کے جائیداد میں بھی وراثت کے حقدار ہے۔

بچوں کی پیدائش کا حق:

اسلام نے ہر پہلو میں عورت کو بلند مرتبہ دیا ہے۔ بچہ پیدا کرنے میں بھی اسلام نے عورت کو حق دیا اسکی مرضی کے بغیر بچہ بھی پیدا نہیں کر سکتے۔

استحصال سے تحفظ:

اسلام عورتوں کو استحصال سے محفوظ رکھتا ہے، جبری شادی کی ممانعت کرتا ہے اور اسکے لئے قانونی تحفظات کو یقینی بنا دیا ہے

شائستگی اور احترام:

اسلامی تعلیمات مرد اور عورت کے درمیان حیا اور احترام کو یقینی بنا دیتا ہے۔ احترام اور شائستگی کسی بھی معاشرہ کی ترقی میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔

صحت کی دیکھ بھال اور بہبود کا حق

اسلام نے عورت کی صحت اور دیکھ بھال کے حقوق بھی فراہم کئے ہیں۔ اسلامی تعلیمات میں خواتین کی صحت بشمول زچگی کی صحت کا خاص خیال رکھا گیا ہے۔

خلاصہ:

اسلام نے عورت کو ایک امتیازی مقام دیا ہے۔ جسکا ثبوت قرآن اور حدیث میں ملتا ہے۔ عورت کے حقوق کا تحفظ کسی بھی معاشرہ کی ترقی میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ مغرب نے یہ تمام حقوق ابھی تک عورت کو مکمل طور پر فراہم نہیں کئے ہیں جبکہ دین اسلام نے 1400 سال پہلے دے دیے ہیں۔ خلاصہ یہ کہ ان تمام حقوق کو اصل معنی میں عورت کو فراہم کرنے سے معاشرہ خوشحال بن سکتا ہے۔ مغربی ممالک ابھی تک یہ تمام حقوق فراہم کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکے ہیں۔ اسلام کے دیئے ہوئے حقوق کو اگر یقینی بنایا جائے تو دنیا میں عورتوں کے حقوق کو یقینی تحفظ مل جائے